عیسائی مذہب کا فوٹو

مصنفہ

چوہدری غلام قادر صاحب ساکن ٹھٹھ پوریاں
حال مدرس جہور کاہلواں و واعظ جامع مسجد

چوہدری تاج محمد
بفرمائش کریم بخش منیجر مفید عام گزٹ

سیالکوٹ

۱۸۹۲ء

مفید عام پریس سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الف آکھ غلام ثنا مالک با برکات اوہ ذات جبار اللہ
اوہ حی قیوم نہ موت آسنوں صرف وحدہ اک کرتار اللہ
واحد صفت جس دی تن ہوے کیونکر تن ناحد نہ وچہ شمار اللہ
غلام باپ بیٹا اُسدا نہیں کوئی مرن جیونوں بری ستار اللہ

ب بعد رسول دی نعت آکھاں جھڑے وچہ جہاں سردار پیارے
اونہاں آن توحید دا بیج بویا سٹی پٹ تثلیث اوکھاڑ پیارے
کیتے رفع الزام پیغمبراں دے دتا جھوٹ نقیص خن تار پیارے
غلام بندیاں کئی خدا اکھندے کئے کہن خدا اوتار پیارے

ت تسانوں کراں بیان ہیلی کر سچن آکھدے ہیں خدا عیسے
نالے بیٹیرا کہن خدا اسندا کتے دین ملعون سنا عیسے
سب نامیوں آدمی ہوئے ثابت لوقا وچہ انجیل فرما عیسی
غلام ابن آدم کدھرے ابن مریم کتے ابن داود کہا عیسے

نیچے بیت ت جاننا چاہئیے کہ ایک خدا کبھی بذات خود مجسم ہو کر خدا قرار دیا جاتا ہے پھر وہی مجسم خدا بیٹا مانا جاتا ہے۔ با وجود بیٹا خدا ابن مریم اور ابن آدم ابن داؤد ابن یوسف نجار ہونے کے پاک خدا ہو کر معنے بھی کیا جاتا ہے۔ اپنے پیدا کرنے والے کو لعنتی کہا گیا خوش عقیدہ ہے۔ یسوع مجسم خدا کا ... ہونا

گلیتون باب ۳ - آیت ۱۳ میں موجود -

ث ثبوت مسیح انسان والا دساں دوستاں پیاریاں کھول سائیں
بائبل وچہ لکھیا نظر آیا صحیفہ نبی خرقیل دا بھول سائیں
مریم کنواری دے شکم تہیں ہوئے پیدا غضب کسطرح لوکد بول سائیں
غلام باپ بغیرے شک ہوئے ایسے واسطے پایونے رول سائیں

عدم الوہیت عیسی از کتاب حزقیل ۲۸ باب ۹- آیت تو اپنے قتل کرنے والے کے ہاتھ میں الہ نہیں بلکہ انسان ٹھیرا ایوب باب ۲۵ ورس ۴ پس انسان خدا کے حضور کیونکر پاک سمجھا جاوے اور وہ جو عورت سے پیدا ہوا ہے کیونکر پاک ٹھیرے - چونکہ عیسے خدا کے قاتل انسان تھے اسلئے خدا نہیں ہو سکتے باوجود عورت سے تولد ہونے کے ناپاک ہوئے بہر دو صورت عدم الوہیت ثابت ہے ورنہ تکذیب دونوں - درسوں میں کیا شک ہے - پھر دیکھو کتاب متی باب ۱۹- آیت ۱۷ میں مسیح خود نیک ہونے سے انکاری ہو کر خدا ہی کو نیک کہتا ہے - پھر انجیل میں جا بجا انسان و بیٹا انسان لکھا ہے ہاں کہیں بیٹا خدا بھی لکھا ہے تاہم بیٹا خدا ہونے سے عدم الوہیت ہے - سبحان اللہ عمّا شست گو وحجت عیسے انسان ہو کر نیک ہونے سے انکاری ہیں - مگر انکی امت پھر بھی خدا ہی کہے جاتی ہے - دیکھو یوحنا باب ۱۰- آیت ۳۴ - میں خصوصیت الوہیت نفی کیا ہے - جبکہ یہودیوں کو مسیح بحوالہ انکی شریعت کے خدا فرماتے

ہیں اور نیز جن کے پاس خدا کا کلام آوے وہ بھی خدا ہی خطاب سے سرفراز کئے گئے تو مسیح کس شمار میں رہے فقط اور خصوصیت مسیح کے خدا ہونے کی کیا رہی سب کے سب اہل کتاب خدا ہی خدا ہو گئے۔ مسیح کا خدا ہونا بعید از عقل ہے بلکہ وہ بذات خود انسان بھی کم طاقت کم حوصلہ مصیبت میں گھبرا جانیوالے انجیل سے ثابت ہوتے ہیں اور یہودیوں سے چھپ کر گذارہ کرتے تھے۔ پھر بعض درسوں میں تکذیب کلام عیسے خدا کی ثابت ہوتی ہے دیکھو یوحنا باب ۷۔ ۸ عہد میں جانے کا انکار کیا حالانکہ یوحنا باب ۱۰ میں چھپ کر جانا پایا جاتا ہے۔ اگر طاقتور انسان ہوتی تو چھپ کر کیون جاتی اپنی زبان کا پاس کرنی چھپ کر جانے کا کیا مطلب تھا۔ بزعم نصارا سب ان کی مخلوق تھی۔ گنتی ۲۳ باب ۱۹۔ آیت خدا انسان نہیں جو جھوٹھ بولے نہ آدمی زاد ہے کہ پشیمان ہوئے۔ آیت مذکورہ بالا میں تکذیب مسیح ثابت ہے رمتی ۱۲ باب ۱۶۔ آیت ۹ باب ۳۰۔ آیت میں بھی ایسا ہی لکھا ہے فقط ش کا مصرع چہارم) اگر بغیر باپ کے تولد ہونے سے عیسے کو خدا مانا جاوے تو آدم حوا بغیر ماں کے تولد ہوئے بزعم نصارا بڑی خدا ہونی چاہئے۔ اور حشرات الارض بوجہ احسن خدا کہلا سکتے ہیں بہ نسبت مسیح خدا کے کہ وہ ۹ ماہ اپنی والدہ کے پیٹ میں رہکر تولد ہوئے اور طرح طرح کی تکلیف اٹھا کر اپنے باپ یوسف کے کارخانہ میں کام نجاری کر کے خدا کہلانے کے مگر گو برکا

کیڑا ایک رات کے حصہ میں پیدا ہو سکتا ہے نہ اُسکی ماں نہ باپ پھر فرشتوں کی
ماں باپ نہیں ہوتی - بارش کے دنوں میں ہزارہا کیڑے بغیر ماں باپ کے پیدا ہوجاتے
ہیں جن کو دیکھکر قادر مطلق کی خدائی یاد آتی ہے اور ایمان زیادہ ہوتا جاتا
ہے - یہہ نہیں کہ ہم اس فطرت کو دیکھ کر اُن کو خدا کہیں اور درجہ ایمان سے
دور و مہجور ہو جاویں - مسیح کی پیدائش کو دیکھ کر ایماندار ہونا تھا مگر برعکس ہوا
کہ نادان ایک کمزور اور کنواری کی لڑکی کو خدا کہنے لگے مگر مسیح بار بار اپنے تئیں
عاجز بندہ ظاہر کرتے ہیں دیکھو متی باب ۸ - آیت ۲۰ کہتے ہیں کہ لومڑیوں
کے لئے ماندیں اور ہوا کے پرندوں کے واسطے بسیرے ہیں ابن آدم کے لئے جگہہ
نہیں کہ جہاں وہ اپنا سر دہرے - بزعم نصارا اگر خدا مانا جاوے تو افسوس
کہ باوجود اپنے اتنے زمین و آسمان ہونے کے اُس کو سر دہرنے کو جگہہ نہ ملی -
اس آیت سے بالکل عدم الوہیت ثابت ہے مگر آنکھہ دیکھنے والی چاہئے
جسکو خدا ہدایت کرے -

ج جدوں مسیح خدا کہندے بیٹا کس خدا بنان ہیلی ۴
اوہو باپ بالے بیٹا بنے آپے شخص اک دونسبتاں ہیلی
دیکھو خاص محاورہ وچہ بائبل بیٹے کہے خدا پہلوان بیلی
غلام وچہ زبور خدا اسبو باغی سرکش فرزند کہلان بیلی

ثبوت مصرع پیدائش ۶ باب ۴ - آیت بعد اُس کے بہی کہ خدا کے بیٹے آدمیوں

بیٹوں کے پاس گئے اور اُن سے لڑکے پیدا ہوے - کتاب خروج باب ۴ - آیت ۲۲
مین اسرائیل کو پہلوٹہا بیٹا کہا ہے خطاب نبوئے داؤد باب ۷ - آیت ۱۴ میں
داؤد کے بیٹا کہا ہے زبور ۸۲ باب ۶ و ۸ آیت سبکو خدا اور سب کو فرزند کہا
ہے یسعیاہ ۱ باب ۲ - آیت و ۳۰ باب ۱ - آیت میں باغی اور سرکش کو فرزند
کہا - سلیمان کے بزعم نصارا باوجود زبدی کرنے اور اجنبی عورتوں کی خاطر
بت پرستی کرنی عورتوں کی ترغیب سے بوقت بڑہاپے غیر معبودوں کی طرف
مائل ہونا بلکہ خدا سے پھرجانا – موجودگی ان سب برائی باتوں کی خدانے اس کو
بیٹا کہا ہے مضمون مذکورہ سلاطین اول باب ۱۱ درس ۳ و ۴ و ۶ میں وارد
ہے جبکہ سلیمان خدا کے بیٹے ہوے تو بحوالہ سموئیل دوئم ہزار بہو خدا کی ٹھیری
کیونکہ سلیمان کے ہزار بیوی تھی - زبور ۸۹ درس ۲۷ داؤد کو بیٹا کہا ہے
کتاب متی باب ۵ درس ۹ مبارک وے ہین جو صلح کا رہیں کیونکہ خدا کے فرزند
کہلاینگے فقط پس جبکہ انجیل زبور سے ثابت ہوچکا کہ عام پہلوان باغی سرکش
بت پرست خدا کے فرزند ہوئے تو صرف ایک ابن اللہ کہنا بخلاف اور دولے کے
لاحاصل - چونکہ اہل کتاب بحوالہ یوحنا حواری ۱۰ باب آیت ۳۴ خدا ہو گئے تو
مسیح خدا کس شمار میں ہیں زبور ۸۲ آیت ۶ - اسکی موید ہے تائید کرو -

ح حال احوال انجیل والا اگے دوستان کران بیان پیارے
ایہ تصنیف حادیاں غیر علم کیتا حال مسیح عیان پیارے

قول فعل مسیح دے وچ کیتے جویں عمر وی ہوئے گذران پیارے

غلام عدم الہام مسیح کہندی سوانح عمر شاگرد بنان پیارے

خ خیال محال ہر حال حالاں جے کر عیسے نون نہیں الہام سائیں

کس طرح انجیل کلام اللہ کہندی کسطرح پھیر کلام سائیں

اگوں آکھدے ہیں خدا عیسی کیلے اوسنوں کون پیغام سائیں

غلام وجہ انجیل تے کل بائبل خالق واحد ہے خاص عام سائیں

د دوستو غور سے سنو پیارے جنوں ذرا ہی عقل تے ہوش ہوئی

عقلدار ہوشیار وچار کردے خالق ہوا وٹے دار روار روے

کسے کہیا ای نیک ستا واسنوں نیک ہوونوں اوہ سکبدوش ہوے

غلام نیک دا عکس خدا کینکر ... یسان ہوش فراموش ہوئی

بیت ج مصرع دوئم اگر عیسٰی کو باعتبار تمہارا الہام نہیں ہوا تو انجیل خدا کا کلام ہرگز نہیں ہو سکتا حواریوں کی تواریخ ہے اگر الہام ہوا تو ایک اور خدا ثابت ہو گیا ہر دو صورت نقصان تمہارا بھاری ہے (بیت خ مصرع سوئم عیسے کو خدا کہتے ہیں کیا عیسٰے خدا ہو سکتے ہیں بالکل نہیں ہم بھی بیشک کہتے ہیں۔ مگر انکو اپنی نبوت پر شک تھا اور چنداں صابر و رضا تسلیم بھی انجیل سے ثابت نہیں ہوتی کیونکہ آخری وقت بندگان خدا ثابت قدم رہتے ہیں حوصلہ نہیں چھوڑتے اور نا گھبراتے ہیں اور مسیح کا چلا کر رونا اور

صلیب پر گھبرا کر یہہ کلمہ منہ سے نکلنا کہ ای ابا تو نے مجھے کیوں چھوڑا دنیا سے رخصت ہونے کے وقت یہہ کلمہ منہ نکالنا صابر در رضا تسلیم بندوں کا کام نہیں دیکھو مرقس ۱۵ باب ۳۴ آیت بڑی آواز سے چلا کے بولا اے میرے خدا تو نے مجھے کیون چھوڑا پہر متی باب ۲۷ ورت ۴۶ - اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیون چھوڑا - نعوذ باللہ خدا ہوکر ایسی آواز سے زاری کرنا اور چلانا اُسکی الوہیت کو نقصان پہونچاتا ہی - دیکھو متی ۱۹ باب آیت ۱۷ میں مسیح نیک ہونے سے انکاری ہین ملکہ ایک واحد خدا کو نیک کہا ہے - چاروں انجیلوں سے اُنکا چلانا اور زاری کرنا بحالت بیقراری بدرگاہ جناب باری التجا کرنا کہ یہہ پیالہ مجھہ سے ٹلجاے مگر ٹلجائے مگر کچھہ پیش نہ گئی باوجود موجودگی فدائی جان صلیب پر دینی پڑی - طرفہ یہہ کہ خدا ہوکر مر بھی گئے اور دوسرے خدا کو جس نے اُنکی نگہبانی کا ذمہ لیا تہا اسکو چھوڑنے کا الزام دیا - دیکھئے مسیح زبان مبارک سے ایک اور خدا بتلاتے ہیں ملکہ یہہ بہی کہتے کہ جو کچھہ میں کہتا ہوں اپنی طرف سے کچھہ نہیں کہتا یسعیا ۱۲ باب ۴۹ آیت میں اس بات کی مقر ہین کہ جسطرح باپ نے مجھہ سے کہا اُسی طرح کہتا ہوں جو کچھہ بولتا ہوں جو کہتا ہوں جس نے مجھہ کو بھیجا ہے اُس کے حکم سے کرتا ہوں ملکہ خدا ہی کا فرمان ہمیشہ کی زندگی کہا ہے - مضمون آیت کا ہے لفظ یہہ بس پس الہام ثابت ہوا اور الوہیت جاتی رہی -

ذ ذوق ہتھیں سنو او یار پیارے لشکارے والڑی بات سنا وساہین
کی بنی کرتار او تار لیا اگے دوستان لکھہ دکھا وساں میں
عدل رحم دے مسلہ تھوں ہو عاجز چپڑ ہیا دار کرتار دکھا وساں میں
غلام امر متضا دنہ جمع ہوئے لا علم خدا ٹھہرا وساں میں

ر روا سمجھی اپنی جان دینی جسم دھار کرتار او تار لیتا
عاری ہو مخلوق دے بخشنے توں ہتھوں دشمناں آنکے وار لیتا
عقل تام تے علم وسیع سکے عدل رحم دی ضد خوار کیتا
غلام باپ خدا خدا بیٹا چاہڑ دار بہو دیاں مار لیتا ۴

ز زور خدا نہ پیش گیا نہ کجھہ عقل تے علم امداد کیتی ۴
سولی سارتے زار لپوکار کرکے اگے دوسرے رب فریاد کیتی ۴
آخر ہو مغلوب یہودیاں تھوں خدا بے علمیوں جان برباد کیتی
غلام خودکشی بنان نہ بنے کوئی شہید ہو اپنی امت آزاد کیتی

کرسچن بیان کرتے ہیں کہ جب خدا عدل کرے گا تو کوئی گنہگار نجات نہیں پاے گا اور اگر رحم کرے گا تو اسکا عدل ٹوٹ جائیگا بہرصورت بزعم نصارا خدا اکو کفارہ ہو کر خودکشی کرنی پڑی - جائے غور ہے کہ خدا نے سب کچھہ بنایا اور ایک ذرہ سی بات اُس کے علم کے آگے پوشیدہ نہیں ہے اور نا کوئی مشکلات اسکے آگے اڑ کر سکتے تھے - سارے جہانکا خدا تو سب کچھہ کر سکتا ہے مگر مسیح خدا

کوئی بناوٹی خدا معلوم ہوتا ہے جو کہ بالکل بے علم ثابت ہوا کہ یہہ مسئلہ نہ
سمجھہ کر اپنے بندوں کو بخشنے سے مجبور ہو کر خودکشی کر کے لعنتی ہوا زناکار شراب
خوار چوروں کو دلیر کر کے اجازت گناہ دی۔ اگر اجازت نہیں دی تو کفارہ
ناکارہ ہے۔ اس سے لازم آتا ہے کہ پہلے خلقت کے لئے مر چکا ہوا اور موجودہ
خلقت کے لئے بھی مرے تعجب ہے کہ ایسا عاجز اور بے علم اور بندوں سے
مغلوب ہونیوالا جو بغیر خودکشی کے اپنی خلقت کو نجات نہ دے سکا خدا ہو سکتا
ہے بالکل نہیں۔

پھر عیسائیوں کے خدا کی موت کا نتیجہ کیا نکلا کچھہ نہیں انکے خدا کی جان گئی
اور گناہ کا سلسلہ آگے سے بڑھ گیا دوسرا یہہ کہ اگر کفارہ ہی مانا جاوے تو
ان کو سزا کیوں دی جاتی ہے حالانکہ سرکار دولتمدار والا اقتدار عیسائیوں
کی مقدمات جیسے زنا بالجبر۔ چوری۔ جھوٹ۔ فریب۔ جعل وغیرہ سے قید
کرتی اور بدنی سزا دیتی ہے اگر پادری صاحب یہہ عذر کریں کہ شرعی قانون
نہیں شاہی انتظام ہے تو پادری لوگ اپنے مقدمات کیوں قانون کے سپرد
کرتے حکام کی نذر گذرانتے ہیں اسوقت تابعداری انجیل کہاں رہتی ہے
پادری خود بھی جھوٹ زنا بالجبر پر کلیسا سے کیوں خارج کر لی ہیں کیونکہ انکا
خدا ان کے گناہوں کے عوض خودکشی کر چکا ان کو جو چاہیں کریں نا مناسب
ہے پھر شریعت کی لعنت کو مسیح خدا اٹھا کر لعنتی ہو گئے اب ان کے پیرو
شریعت سے کیا تعلق رکھتے ہیں اور جو نہیں دعائیں کیوں مانگتے ہیں
جب کہ یہہ لوگ نجات بذریعہ کفارہ پا چکے ہیں کیا ضرورت نیک عمل و گرجا

سے کہ یہہ کفارہ بالکل جعلی بات معلوم ہوتی ہے۔ انجیل میں مسیح توبہ کرانے کو آئے تھے نہ صلیب پر مارا جانے کو دیکھو انجیل متی باب ۹۔ آیت ۱۳۔ میں قربانی کو نہیں بلکہ رحم کو چاہتا ہوں کیونکہ میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو توبہ کے لئے بلانے کو آیا ہوں فقط جو لوگ مسیح کے مصلوب ہونے کو عدل رحم پورا ہونا سمجھتے ہیں اور رحیم بیان کرتے ہیں منصف صاحبو اگر یہہ انصاف ہی کہ بدکار زناخوری کریں اور مسیح خدا کا بندہ یا مجسم خدا یا بیٹا خدا بے گنہ مارا جاوے تو ظلم کس کو کہوگے پھر ایسے خدا کو کسطرح رحیم وانصاف کنندہ ٹھہراؤگے انصاف سے جواب دو کوئی عقلمند اسکو تسلیم نہ کرے گا ہاں دنیا کا لالچ اور روٹی کپڑے کا گذارہ مدنظر رکھنا اور بات ہے۔ سہ بدوزد طمع دیدہ ہوشمند ور آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند ۔ جبکہ طمع اڑنیوالوں کو قید میں لاتا اور پھنساتا ہے تو انسان بباعث طمع چشم پوشی کرکے کسی مذہب میں بلا تحقیق نہیں جاویں تو کیا ہے۔ طالب حق کوئی ہی ہوتا ہے عدم نیک ہتی ١٩/١٦و١٧ مسیح نیک ہونے کے انکاری (بیت مصرع سویم) بقیہ بیت

فرضا یسوع کفارہ جی لئے آئے اتے ہوئی نہ ہوس آگاہ میتا
غلام جبر ہو دیاں بگڑ آندا جا ہڑے دار نہ جب رضا میتا
سمجھے فرضی نوں فرض کیتا کفارہ عقل تے نقل ہن دور ہوئے
عورت جنے جس نوں گنہگار ٹھہرے کفارہ بے گنہ ضرور ہوئے
خدا ہو سکا جہڑا مرن جمن یا کدا میدی صفت چور ہوئے
غلام کل جہانڈے باپ جاکے یا لی کس طرح رب حضور ہوئے

ش شوق کمال سوال ہویا کفارہ سبب بابکہ موجود بن سائیں
بر تقدیر اول جھڑے نہیں پیدا گنہ اُہنا نذے کسطرح لین سائیں
بر تقدیر ثانی گذشتہ آئندہ چاہیئے ہور فدیہ طرفین سائیں
غلام بنا موصوف نہ صفت ہوئے اُلٹی سمجھ جو غلطیاں لین سائیں

ص صحت کفارہ بوز ہے لازم قائل جو ر آکھیاں شراب خواراں
خارج کرن نہ مول کلیسیا تھوں ڈر کا سدا جھوٹھیاں زناہ کاراں
عمل نیک دی لوڑ نہ مول کوئی ہووے حشر حساب نہ گنہگاراں
غلام عمل تاکید انجیل اندر بیاں عمل نجات نہ سنو ساراں

ض ضرور مسیح گنہگار ہوئے جدوں کل دے گنہ دی پنڈ چاہی
پھر محتاج ہوئے کسی ہور منجی بنان منجیوں مخلصی مول ناہیں
منجی اوہ بھی ہویا محتاج ہوری ایہو حال ہے تیرا جان بھائی
غلام پانچواں چھٹا محتاج ہوری تسلسل دورد دوستو ہی پیا ہی

ط طول طومار گنہ والا بالغرض جے اوسنوں چاہ مینا
امر غیر متناہی وقوع مشکل اُٹھانا بعض تسلسوں بہاد مینا
فرضا یسوع کفارہ جے لئے آئے انی ہوئی نہ ہوس آگاہ مینا
غلام جبر یہودیاں پکڑ آندا چاہیڑے وار نہ حسب رضا مینا

عورت سے جنم لیا۔ باب ۲۵ ورس ۴ کتاب ایوب (عورت سے تولد ہوا کیونکر پاک ٹھہرے) مسیح بہ سبب عورت سے تولد ہونے کے ناپاک ہوئے بزعم نصاریٰ کفارہ پاک ہونا چاہیئے پھر متی باب ۱۹ - آیت ۱۷ میں

مسیح کہتے ہیں کہ مجھ کو نیک کیوں کہتا ہے نیک کوئی نہیں مگر ایک خدا جب
نیک نہوے تو لایق کفارہ نہ ہوئے کفارے کا نیک ہونا شرط ہے۔
(بیت ش مصرعہ چہارم) یعنے جب مولود تولد نہوے تھے تو گنہ کہان
اور کس کے اٹہائے تو گنہ کہان اور کے اٹہاتے۔ اگر یہہ کہا جاوے کہ علم
خدا میں معلوم ہے تو کفارہ معلوم تہا وتو بھی کفارہ ہونے کی کیا ضرورت ہے
صرف علمی کفارہ ہی کافی تہا
(بیت ص مصرعہ چہارم) تاکید عمل نیک خطاب یسوع ایک جوان کو متی
۱۹ باب ۱۷۔آیت ۲۷ تک اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہے تو حکموں پر
عمل کر اُس نے پوچہا کونسو حکم یسوع نے کہا کہ زنا نہ کر۔ چوری نکر۔ جہوٹہی گواہی
ندے۔ اپنے ماں باپ کی عزت اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپکو۔ ملکہ سب
بیچ ڈال اور دینے کا حکم دیا تہا کہ آسمان پر خزانہ تجھکو ملے اس پر وہ غمگین ہو کر
چلا گیا کیونکہ بڑا مالدار تہا۔ پہر عیسے نے کہا کہ ایک دولتمند خدا کی بادشاہت
میں داخل ہونا مشکل اور اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گذرنا آسان ہے
شاگرد حیران ہو کر کہنے لگے کون نجات پا سکتا ہے۔ پہر یسوع نے کہا کہ انسان
سے نہیں خدا سب کچھ کر سکتا ہے۔
متی باب ۱۹۔آیت ۲۸ مسیح حواریوں کو کہتے ہیں کہ تم بارہ جوان بنی اسرائیل
کے بارہ گروہوں کے بارہ تختوں پر بیٹھ کر عدالت کروگے اور ہمیشہ کی
زندگی کا وارث ہونے کے لئے ترک اہل وعیال بہای بہن لکھا ہے یہہ
نہین کہا میں کفارہ ہوگیا ہوں (سبحان اللہ) امتی حواری نے کیسے کفارہ

کی بیخ کنی کی۔ بھلا صاحبو مسیح نے اُس جوان کو یہہ کیوں نہ کہا کہ میں کفارہ ہونے کو آیا ہوں عمل کی کیا ضرورت ہے۔ پھر جب عدالت کا حکم ہوا تو کفارہ بیکارہ ناکارہ نصارا ٹھہرا۔ اگر کفارہ مسلم رکھا جاوے تو عدالت کس کی کرے گی گنہ کی سزا مسیح مجسم خدا پا چکا۔ جب دوبارہ اُس جوان نے سب کچھ عمل مذکورہ کرنے کا ڈرکین میں اقبال کیا تو پھر مال محتاجوں کو دینے کا حکم صادر ہوا۔ مسیح مجسم خدا یا بیٹا خدا بتلانا بھول گئے اگر مسیح بھول نہ گئے تو کفارہ کے لئے نہ آئے تھے اگر کفارہ کے لئے آئے تو کیوں ظاہر نہ کیا۔ ان آیتوں سے کفارہ جعلی ثابت ہوتا ہے یا آیات مذکور الحاقی ہیں۔ متی باب ۵ آیت ۷ و ۸ تک تاکید عمل ہے متی باب ۵ آیت ۲۰ سے ۲۲ تک تاکید عمل تردید کفارہ کتاب یوسیع باب ۱۳ آیت ۴ دمیرے سوا کوئی اور نجات دہندہ نہیں ہے۔

پس خیال کر سکتے ہیں کہ انجیل وغیرہ کتب الہامیہ مروجہ سے تاکید عمل اور حساب بنی اسرائیل کا عدالت کے دن ثابت ہوگیا اور مسیح نے بھی اپنی حیاتی میں کفارہ کا نام نہ لیا بلکہ تاکید عمل اور نجات خدا پر چھوڑتے تھے تو کفارہ کہاں سے کس کے حکم سے ایجادی اور مصنوعی سلسلہ مانا جاوے۔

عیسیٰ علیہ السلام کو اگر خدا سے کفارہ کا حکم ہوتا ضرور بیان کرنی کیونکہ جو کچھ خدا کہتا تھا وہی کرتی کہتی تھی یوحنا ۱۲ باب ۴۹ و ۵۰۔ آیت۔

ظ ظہور نشان سب قبر والی ایہہ آہا ندی نظر نشان رحمت
جھڑے گوشت تے لہو مسیح کہائے عبادت جاندی ہین نشان رحمت

خدا تیر وانگوں کدہر ویچہہ وانگوں کدہری لعنتی آکہہ ستان رحمت
غلام کتے اللہ کتے ابن اللہ نسبت کتے کبوتران لان رحمت

ع عقل یا نقل جواب لازم مسیح جسم یا روح قربان کیتا
بر تقدیر اول جسم جان کبترے کل بشر عاصی مڈہوں مان میتا
بر تقدیر ثانی روح خدا کہندے نالے غیر محسوس روح جان میتا
غلام صلیب دی موت بیشک ظلمی سیاہی بازہالا خون دان ہتیا

غ عوض دے دستو سنو پیاری ذمے مسیح نہ کجہہ خطا سائیں ۶
حسب الحکم خر قبل البطال فدیہ کہاوے باب اولاد ہرشا ناہیں
ذات حق نے ذات خود قسم کہادی کرے بدی سو لے سزا سائیں
غلام ہو غصے خالق خلق ادسے پیارا بیرا دکو کا سائیں

بیت (مصرع اول) بوقت صلیب سب علامات قہر خدا وقوع میں آئے ان سے عدم رضا الہی ثابت ہے متی باب ۲۷ - آیت ۵ سے ۵۳ تک زمین کانپی ہیکل اڑگئی قبروں سے مردہ نکلے پتہر ترک گئے اور عدم رضا مسیح بہی اُس کے چلاکر یہہ کہنے سے کہ اے باپ مجہے یہہ پیالہ ٹلجائے ثابت ہو لی ہے اس کفارہ سے نہ خدا راضی ہوا نہ مجسم خدا کی رضامندی پائی جاتی ہے صرف بباعث کفر بکنے کے یہودیوں نے صلیب پر چڑہا دیا چنانچہ انجیل میں درج ہے - یہہ مسیح بہی فرضی مسیح ثابت ہوتا ہے کیونکہ بہتوں نے مسیح ہونے کا دعوی کیا ہے اور اب بہی کرتے ہیں (مصرع دوم) اگرچہ عشاء ربانی کے انگور کا رس بجائے لہو مسیح اور ڈبل روٹی بجا گوشت

مسیح کہانے پینے کو عبادت سمجھتے ہیں اگر علامات مذکورہ بالا شان رحمت سمجھے توکیا مضایقہ ہے۔ مصرع سوم بیت

کتاب ۲ یرمیا باب ۱۲- آیت ۱۰ و ۵ میرے لئے ایسا ہوا جیسا بہالو اور جیسے شیر ببر آخر تک۔ ہو سیع باب ۱۳- آیت ۷ و ۸- خدا کو شیر کی مانند اور تیندوا کی مانند اور ریچھہ کی مانند اور شیرنی کی طرح لکھا ہے خدا انصارا پر یہہ خیال ہو سکتا ہے کہ شاید جونوں مین اگر اپنی خلقت مخصوصہ کی نجات کا حیلہ کرتا ہوگا پہلے بذات خود قادر مطلق مجسم ہوا اور عدل رحم کو پورا نہ کرسکا آخر تنگ ہوکر صلیب پر جان دی امید کرسکتے ہیں کہ چونکہ خلق خدا کی گناہ از حد زیادہ اور بے شمار رہتے پہر شیر تیندوا ریچھہ شیرنی کی جون میں اگر رہے بہے گناہ معاف کرتا رہا ہوکیونکہ بلا خون بہنے اور کفارہ کے خدا خلقت کو نجات نہیں دے سکتا متی ۳ باب ۱۶- آیت میں کبوتر کی مانند بیان فرماتے ہیں۔ مرقس باب ۱۳- آیت ۲۱ و ۲۲ جہوٹے مسیح ہی ہونگے اور بہی نبی ہونگے۔

بیت ع مصرع چہارم) مسیح کی صلیبی موت پر شک ہے کہ جب سپاہی نے اُسکو بہالا مارا تہا تو خون اور پانی نکلا۔ یاد رہے کہ مردہ سے خون کا نکلنا ممکن نہیں ثبوت میں دیکھو یوحنا باب ۱۹- آیت ۳۴

(بیت مصرع دویم) کتاب حزقیل باب ۱۸- آیت ۲۱- وہ جان جو گناہ کرتی ہے وہی مرے گی بیٹا باپ کو بدکاری کا بوجھہ نہ اُٹہائے اور نہ باپ بیٹے کی بدکاری کا بوجھہ اُٹہا دیگا صادق کی صداقت اُسی پر ہوگی اور شریر کی

شرارت اُسی پر پڑے گی ۱۹- آیت سے ۲۳ تک تردید کفارہ ناکارہ نصارہ ہے ورنہ تکذیب کلام الٰہی ثابت ہوتی ہے ـ خدا کو عیسائی اُس نادان سے نسبت دیتے ہیں کہ کسی سے لڑا جب اُسکا کچھ نقصان و تدارک نہ کر سکا تو اپنی ہی ریش منڈوا ڈالی ـ ایسا ہی جب خدا خلقت کو سزائے گناہ نہ دے سکا اور اُنپر رحم کی کوئی صورت نہ دیکھی تو بذات خود مجسم ہو کر یا اپنے عزیز بیٹے مسیح کو یہودیوں کے ہاتھ سے شہید کروا ڈالا (عیاذاً باللہ عن ذالک) کیا اگر یہہ کفارہ واقعی سچ ہے تو اُس نادان کی نادانی سے کم ہی ہرگز نہیں ہرگز نہیں مطابقت صریح معلوم ہے ـ

ف فکر کفاریوں ہو فارغ علامات ایمان بتا بیلی
میسحا کہے جو ذرہ ایمان رکھے لئے پہاڑنوں نال چلا بیلی
نالے حب فرمان بس جان میری کہاوین زہر نہ زہر چڑھا بیلی
غلام دلولاہن پکڑن سپ ہانہیں ہتھوں ہوئی بیمار شفا بیلی

ق قدر رائی جے ایمان ہیائی پہاڑ چھڈ اک اینٹ چلا دسن
کرامات مذکور ضرور ہوون نہیں ایمان سے ہاتھ اُٹھا دسن
چار پیسے دا سنکھیا اسیں دیئے ذرہ روبرہ بیٹھ کے کہا دسن
غلام توت دا پیڑ دریا سٹن زبان نئے بہی بول سنا دسن

ک کیہا مسیح ایمان مجہیر لادے کم اسا ڈریوانگ کرسی
باوجود موجود ایمان ہوئے قدم وچہ کرامتان اگان دہرسی
ایا ندر بیمار نون صحت کردے جدون اوسدی سرے تے ہتھ دہرسی

غلام حسب فرمان گورداسپندی عیان کرے نامیں بے ایمان مرسی

بیت ف علامات ایمان نصاریٰ از انجیل - یوحنا ۱۴ باب آیت ۱۱ میں مسیح کہتے
ہیں ایماندار مجھہ جیسے کام کرے گا - متی ۱۷ باب آیت ۱۹ سے ۲۱ تک جب
شاگرد دیو نکال نہ سکے یسوع سے پوچھا کہ ہم کیوں نہ نکال سکے یسوع نے
کہا کہ یہ سبب بے ایمانی اپنے کے اگر تم میں رائے کے دانہ کے برابر ایمان ہوتا
تو اگر تم پہاڑ کو کہتے کہ یہاں سے وہاں چلا جا وہ چلا جاتا اور تمہاری کوئی
بات ناممکن نہوتی مگر اسطرح کے دیو بغیر دعا روزہ کے نہیں نکالے جاتے -
مرقس ۱۱ باب ۲۳ - آیت میں معتقد خدا کے کہنے سے پہاڑ دریا میں گرجاتا
ہے - لوقا ۱۷ باب آیت ۶ میں اگر خردل کے دانہ برابر ایمان ہو تو توت
کا درخت کہنے سے دریا میں لگ جاتا ہے - مرقس ۱۶ باب ۱۴ و ۱۷ - آیت
سے ۱۸ تک - وے جو ایمان لائیں گے اُن کے ساتھہ یہہ علامتیں ہونگی
کہ وے میرے نام سے دیو کو نکالیں گے نئی زبانیں بولیں گے سانپوں کو
اُٹھا لیں گے اور اگر کوئی ہلاک کرنیوالے چیز پینگے اُنہیں کچھہ نقصان نہوگا
وے بیماروں پہ ہاتھہ رکھیں گے تو چنگے ہوجاوینگے - یہہ علامات مذکورہ
بالا بیان کرکے خداوند آسمان پر گیا اور خدا کے دہنے ہاتھہ بیٹھا - کئی جگہہ
شاگردوں کو بے اعتقاد کیا ہے کئی جگہہ بے ایمان ظاہر کیا - ان درسون
سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کو اپنے شاگردوں پر پورا بھروسہ نہ تھا - کیونکہ
مسیح کی حین حیات میں مسیح کو انپر پورا اعتبار نہ تھا - بلکہ یہہ کہتے تھے
تم میں سے ایک مجھہ کو پکڑا دے گا اور ایک میرا انکار کرے گا سو ایسا

ہی ہوا کیونکہ ضعیف الایمان اور کم اعتقاد تھے جیسا کہ پطرس نے بوقت
مصلوب ہونے کے مسیح کو لعنت دیکر تین دفعہ جہوٹی قسم کہا کر کہا کہ میں
اسکو نہیں جانتا مرقس باب ۱۴ - آیت ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ موجود
ہے -- راسخ الاعتقاد ایسے شاگرد ہوتے ہین اب دیکھیئے یہودہ کیسا
راسخ الایمان اور مسیح کا جان نثار شاگرد ہوا ہے کہ مسیح کو تیس روپیہ رشوت
لے کر پکڑا دیا - ایسے شاگرد بدرجہ اعتبار سے ساقط ہوئے ہین جیسے آنحضرت
کو شاگردوں پر گمان تہا ایسے ہی نکلے بلکہ بوقت پکڑے جانے مسیح کے سب حواری
فراری ہوگئے متی باب ۲۶ - آیت ۵۶ - بعض عیسائی اسکو پیش گوئی
بیان فرماتے ہیں بہلا صاحب یہ تہہ کے کنگن کو آرسی کیا کہتی ہے مسیح کبہی انکو
کم اعتقاد اور کبہی بے ایمان یاد دلاتے تہے کیونکہ وہ مسیح کے محبت دار نہ تھے
اگر محبت دار بہی ہوتے تو بوقت مصیبت مسیح مجسم خدا کی محبت ظاہر کردکہاتے

؎ دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست ٭ در پریشان حالی و درماندگی +
دوست مشمار آنکہ در نعمت زند ٭ لاف یاری و برادر خواندگی +

ساتہہ ہی مصلوب ہونے کی بنا ہوتے حالانکہ سب بہاگ گئے بعضوں نے
عدم شناسی ظاہر کی - دیکہو مرقس ۱۴ باب آیت ۲۹ مین کہتے ہین کہ اگر
سب ٹہوکر کہاوین پر میں نہ کہاوں گا - صرف یہہ مسیح بیچارے کو دہوکہا
دینا چنانچہ دہوکہا ہی نکلا فوراً ڈر کر انکار کر گئے کہ میں اس لعنتی کو نہیں
جانتا مرقس ۱۴ باب آیت ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ تک انکار کرتی رہے دشاباش
براین اعتقاد -)

ل لا دلناں آکھی پیارے پطرس جنہاں نوں ہو یا الہام سائیں
قسماں جھوٹھیاں کہا دیاں آنحضرتؐ اعظم وچ حواریاں نام سائیں
پولوس فلوس اعتبار ناہیں دہوکہ بازیاں انہاں ند اکام سائیں
غلام ایہیاں کی اعتبار ہووے دہوکے دہن جھڑ ہو تمام سائیں

پطرس کی بابت پیچھے ذکر ہو چکا اب پولوس صاحب کا وصف سنو اول قرنتو باب ۹- آیت ۱۹ سے ۲۳ تک شریعت والوں میں شریعت والا اور بے شریعت والوں میں بے شریعت - کم زوروں میں کمزور میں سب آدمیوں کے لئے سب کچھ بنا ان کے سب کچھ کہنے میں آ جا سکتا ہے فقط پھر پطرس کو مسیح نے شیطان کہکر اپنے سامنے سے دور ہونے کا حکم بخشا ہے دیکھو کتاب متی باب ۱۶ - آیت ۲۲ - ایسے لوگ نہ خود معتبر ہو سکتے ہیں نہ ان کی روایت ہی قابل اعتبار ہو سکتی ہے - ان کے پیرووں کو مناسب ہے اوروں پر طعن تب کریں جبکہ فقط انکو ذمہ دار رو و معتبر الہام کر دیا ہے -

م مرن پچھے دوزخ گیا عیسے تن روز وچہ مردیاں جال ہوئی
انتظام انام تن روز کس نے کیتا دستو سمجھہ محال ہوئی
خالق ہو جہڑا الکا مرن جیوں خلقت اوسدی جان نہال ہوئی
غلام صفت حیات تہا جیدی دنیا وچہ کی آسدی نال ہوئی

ن نذر کرساں اگے یاریاں دے جو کچھہ حال تعلیم انجیل سائیں
بائیبل وچہ تعلیم جو نذر آئی کراں دستاں بیش قلیل سائیں

کتاب آپنی دل نہ دیکھدے نے کیسی ہیں مضمون رذیل سائیں
غلام طعن تعلیم قرآن کردے جہڑا خاص آندا جبرائیل سائیں

دیکہو متی ۲۶ باب ۳۵ - آیت میں پطرس ساتہہ مرنیکا دم مارتا تہا اور سب شاگر بہی لیکن بوقت تکلیف مسیح جہوٹ بول کر جان بچا ہی نکلا اور باقی بہاگ گئے —

بیت مصرع اول) متی ۲۸ باب ۷ آیت میں مدفون ہونے کے بعد جی اُٹہنا ثابت ہے متی ۲۶ باب ۳۲ - آیت جی اُٹھنا ثابت ہے اور لوقا ۲۴ باب آیت ۷ میں تین دن کے بعد جی اُٹہنا فرماتے ہیں —

بیت ن تعلیم بائبل) پہلے دیکہو خرقیل کو خدا فرماتے ہیں کتاب خرقیل باب ۴ ورس ۱۲ و ۱۳ اور تو جو کے پہلکے کہایا کرے گا اور تو ان کی آنکہوں کے سامنے انسان کی گوہ سے اُنہیں پکائیگا -

کتاب یسعیاہ باب ۴۷ ورس دو خدا فرماتے ہیں ایک لڑکی کو چکی لے اور آٹا پیس اپنا نقاب اوتار اور ساڑہی سمٹ لے اپنی ٹانگ ننگی کر اور ندیوں سے ہو کے پیدل جا تیرا بدن ننگا کیا جائیگا بلکہ تیرا ستر بہی دیکہا جائیگا مین بدلہ لونگا اور کسی پر رحم نہ کرون گا —

کتاب یسعیاہ ۳ باب ۱۶ و ۱۷ - آیت مین خداوند صیہون کے بیٹیون انکی شوخ چشمی اور گردن کشی اور نت ناز رفتاری کرنی گہنگرو بجانے کے سبب یہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ (صیہون کے بیٹیون کی چاندیوں کو گنجی کر ڈالے گا اور خداوند انکی اندام نہانی کو آ گہا رے گا (سبحان اللہ کیا خوب مکان بہر خدا

دسترس ہوا) کتاب ہوسیع باب اورس ۲ - خداوند نے ہوسیع کو کہتا ہے کہ جا اور ایک زناکار عورت اور زنا کے لڑکے اپنے لئے لے اکر کتاب ہوسیع ۳ باب ورس اول خداوند نے مجھے فرمایا کہ پھر جا اور ایک عورت سے جو اُس کے دوست کی پیاری ہے پر زناہ کرتی ہے محبت رکھہ - یسعیاہ ۲۳ باب آیت ۱۷ کیونکہ ستتر برس کے بعد ایسا ہوگا کہ خداوند صور کی خبر لینے آوے گا اور وہ پھر خرچی کے لئے جائے گی اور روئے زمین کی ساری مملکتوں سے زناہ کاری کرے لیکن اُسکی تجارت اور اُسکی خرچی خداوند کے لئے مقدس ہوگی اُسکا مال ذخیرہ نہ کیا جاے گا اور نہ رکھہ چھوڑا جائیگا بلکہ اسکی تجارت کا حاصل انکے لئے ہوگا جو خداوند کے حضور رہتے ہیں کہ کہا کے سیر ہووین اور نفیس پوشاک پہنیں فقط

جائے غور ہے کہ تعلیم قرآن کثرت ازدواج ذکر جو رسی نفرت آتی ہے - مگر جن صحیفون مین کنجریوں کا مال خداوند کے لئے پاک ہوگیا اور اُس کے مقربوں کے لئے آسودہ ہونے کا گذارہ بتایا گیا انکے صحیفوں کو تعلیم پاک سمجہا جاوے اور قرآن کریم کو لاطایل طعن کرین - مناسب ہے کہ اپنے گہر کی خبر لی جاوے اور پہر دوسرے کو کچھہ بطور اعتراض لکہا جاوے اگر اپنے گہر مین دوسرے سے زیادہ قباحت ہے تو پہلے اپنے گہر کا بندوبست کیا جاوے ورنہ ندامت اُٹھانی ہوتی ہے -

پہر غزلات سلیمان دیکھو ۴ باب آیت ۹ - اے میری بوا میری زوجہ تو نے میرا دل غارت کیا ۴ باب ۱۰ - آیت - اے میری بہن میری زوجہ تیرا عشق کیا خوب ہے پہر ۴ باب ۱۲ آیت

میری بوا میری زوجہ ایک مقفل باغیچہ ہی۔ سہرہ باب ۵۔ آیت اول ای میری بہن میری زوجہ سب غزلاب سلیمان قابل دید ہی۔ کیا عمدہ الہام ہے کہ بہن اور بیوی ہیں کچھہ فرق نہین رکھا

و   دیکھو کتاب پیدایش دیکھو پچھوتا خدا دلگیر ہویا   ۱۰

پچھوتان دلگیر سے ہوئے ثابت عدم علم تقدیر خدا گو یا

کئے نار طما پچھان پیا کہا ندا کتنے کشتیوں کچھہ ظہیر ہو یا

غلام کتنے سپاہیان تہوں کہا ے تیرہ کتنے دارتے بیٹھے سر یہ ہو یا

پیدایش ۶ باب آیت ۵ و ۶ جب خدا کو معلوم ہوا کہ انسان روز بروز دل وجان سے بدی کرتا ہے۔ آیت ۶ تب خداوند زمین پر انسان کے پیدا کرنے سے پچھتایا اور دلگیر ہوا (آیت ۷ مین انسان کے بنانے سے پچھتاتا ہوں) کہا ہے سرکتاب یرمیا مین خدا کا بدی سے پچھتانا ثابت ہے یرمیا باب ۲۶۔ آیت ۱۰۔ اس سے ثابت ہوا کہ خدا کو علم غیب نہ تہا کہ حالانکہ عیسائی خود قایل ہیں دبیت واد مصرع سوم) متی باب ۲۶۔ آیت ۶۷ تب اُنہون نے اس کے مُنہ پر تھوکا اور اُسے گھونسا مارا اور دوسرون نے اُسے تماچے مار کے کہا کہ ای مسیح ہمین نبوت سے بتا کہ کس نے تجھے مارا۔ یہہ مجسم خدا کی بات ہے۔ اصل خدا کی جوانمردی دیکھو کہ یعقوب ہی غالب نہ آسکا۔ کشتی مین ہارا دیکھو کتاب پیدایش ۳۲ باب ۲۴ آیت سی ۲۷ تک یعقوب اکیلا رہگیا اور وہان ایک شخص پو پہٹنی تک اُسے کشتی لڑا کیا جب اُس نے دیکھا کہ وہ اس پر غالب نہ ہوا تو اسکی ران کو بہتر وار چہوا اور یعقوب کے ران کی نس اُسکو ساتہہ کشتی کرنے مین چڑہ گئی تب وہ بولا کہ مجھے جانے دے کہ پو پھٹی ہے وہ بولا کہ مین تجھے جانے نہ دونگا مگر جب کہ تو مجھے برکت دیوے تب اُسنے اُس سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے۔ کیا ایسا خدا خدا

ہو سکتا ہے کہ ایک اپنی پیدا کئی ہوئے شخص سے کشتی کرے اور اس پر غالب نہ آوے ہرگز نہیں جبکہ باپ خدا کا یہ حال ہے کہ اپنی مخلوق سے ہار گیا تو بیٹا خدا اوس سے بہت کمزور ہو سکتا ہے اسلئے مسیح یہودیوں سے مارا گیا اس سلسلے کی خدا بہت کمزور گمان کئے جا سکتے ہیں۔

ہے سوز دم کا شغاف اندر کتاب پوچھا باپ وجہ یاران — پہلا ورس ہما نبرا کعوتر سوچ اوٹھا اوسنے کہاں یاران
سر پر تاج ستاریاں چاند پیریں نالے حاملہ لیباس ان — غلام کون جنی اسمان چڑھیا مقرب ہو جس کتیاں ایہدکا

دیکھئے بالکل خلاف ہیئت کے ہے کہ سورج جرم لطیف نہیں بلکہ جرم ثقیل ہے تہرا میٹر کی بیا ہیں کہ وہ حمل کس جوانمرد کا تہا اور وہ عورت کون تہی۔ تحویل نہ ہو مطابقت لفظی ہونی شرط ہے۔

الٹو ریا بہالیا بہت سارا کہر یو مذہب ایمان نجات ہوئی — او ہو مذہب سچا ہندا رب اوہدن جسدے وچہ شرک دی بات ہوئی
بہاہی جو بند بوجہ پوی بیٹا ستاں سورنی کنیاں بہت ہوئی — غلام کتے کفارہ سمجھیا بہا بناں ذہیو کنہ نجات ہوئی
الف اگے غلام سنا مالک جو ستار جبار غفار سائیں — بیٹا باپ نہ کسے دا ہیں بہائی جس نوں ان پڑ کرنا سائیں
سمجھ یار کون وار کرنا چاہڑی روح قبض کوئی کوئی جبار سائیں — غلام کدی نہ بہل کے کم کردا کہڑا جان گدہا اسدی سائیں
کہ یاد جو سی گے دیباندی تحفہ طور سکین گذاریائے — خاکسار شمار نہ وچہ کسی کدی علم دا نام نا ماریائے
ماماں علم ہوندا علما نوں لیانون کمترین ہے ہن بہن سکہیں رہیا — غلام کجھ نہ اسانتوں ہو سکدا اصغر آسرا اللہ دا دہاریائے
کمترین غلام غلام قادر وطن جان ہنڈ وریان نام پیارے — ظفروال ہنیں قا صاسیل دنوین خوشی نال گذرن ہیج شام پیارے
ظفروال بہائی کریم بخش جہوٹا کرے ڈاک محرری کام پیارے — ملک یار اندر بہائی کرم الہی اللہ دا ولیر ورس مقام پیارے
کمترین فی الحال جہور رہندا لوک بہت اشراف نجیب سائیں — محمد تاج صاحب سندی ماں چوہدر چھوٹی عمر تے نہایت لغیب سائیں
با وجود موجود اقبال چوہدر یہ دیا حلیم حبیب سائیں — غلام پاسنے ظلم کردا عاجزاں دی دیوے دکہہ نہ کسے غریب سائیں
عالیجاہ سندا خاندان عالی بہائی ہین سارے علمدار آہے — خاندان تے فضل رحمان کیتا سوہنی خلق نے نیک کردار آہے
فتح دین صاحب جاچو چوہدری دے نالے عمر دلوں بزرگوار آہے — غلام کیوں ارام نا نال گذرے جیندے تاج صاحب سردار آہے

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد کی شریعت پر وہ آوے جسکا جی چاہے
شرک ہرگز نہ ہو اس میں بتاوے جسکا جی چاہے

خدا کی ذات میں اقنوم جو کہ تین کہتے ہیں
موا حد ہو سکیں کیونکر سناوے جسکا جی چاہے

کہیں سو نہہ سو خدا واحد بولیں وہ تین پر کیونکر
عدم توحید سو تثلیث کرائے جسکا جی چاہے

مسیحا کو خدا کہتے کئی بیٹا خدا کہتے
ابن واقد بہی کہہ رے لکہاوے جسکا جی چاہے

کہیں اُسکو خدا کہنا کہیں بیٹا خدا کہنا
تناقص رد کرنا ہے دوہرآئے جسکا جی چاہے

اگر وہ خود ہیگا تو بیٹا کس کا کہلائے
تسلی ہم غریبوں کو دلائے جسکا جی چاہے

خدا اس جہت سو کہتو ہوا بن باپکے پیدا
پہر آدم کی تو مان نہ تہی بتائے جسکا جی چاہے

مسیحا میں کیا ترجیح نہیں جو اور نبیوں میں
سبب جسکو خدا کہن آلائے جسکا جی چاہے

مرا جو موت میں اگر نہیں ممکن خدا ہووے
خدا کی موت پر فتوا لگائے جسکا جی چاہے

مسیح کا مرنا ثابت ہو مسیحوں کی انجیلوں میں
اگر باور نہو ہم کو بلائے جسکا جی چاہے

مسیحا گر ہوا کیوں رہنا تین دن مردہ
نہ جلنا تین دن دوزخ سن آئے جسکا جی چاہے

بہت افسوس کی ہو بات لعنت اوسپہ کرتے ہیں
خدا یعنی ہونا ٹہرائے جس کا جی چاہے

بیہودہ لیکے کچہہ نقدی دیا پکڑا مسیحا کو
خالق مخلوق سے عاجز ٹہرائے جسکا جی چاہے

اناجیل مروجہ جو بنائے اُس کے شاگردون
عدم الہام ثابت ہو کرائے جسکا جی چاہے

عدم الہام عیسی کے نصارا اب ہی قایل ہیں
کہیں کیونکر کلام اللہ بتائے جسکا جی چاہے

کہاں مصداق کی برہان رہی اس مدیں ہلی
کرے جو شرک خالق سو تو لائے جسکا جی چاہے

ہووے کوئی آدمی منصف ذرا انصاف کر دیکہو
میرے ان چند فقرون کو دہرائے جسکا جی چاہے

غلام قادر ہون مدرس مشن امریکن
ہو کوئی پادری صاحب مل آئے جسکا جی چاہے

مدرس ہوں زنانہ اب خدا کے فضل سے پیارے
ہو چودہری ناج صاحب پوچہہ آئے جسکا جی چاہے

ہے سید جانب دکہن چہوڑکا ہلوان مسکن
گذارہ چند روزہ ہو اب آئے جسکا جی چاہے

لکہوں کیا جو ہدر یصاحب جو انمرد دشجاع ہیں
کریں مدد مسافر کی براہ جسکا جی چاہے

مزاج نرم متحمل طبیعت ناز پروردہ
اما امداد سے جو مدرس آئے جسکا جی چاہے